حکمتِ سیّد مودودیؒ

انتخابات میں
ٹھیٹھ ایمانداری برت کر دکھائیے

"..... آپ اپنے کارکنوں کو ایک نصب العین اور ایک ضابطۂ اخلاق دے کر سیاسی جدوجہد کے عرصۂ کارزار میں لائیں۔ اور پھر سخت سے سخت مواقع پر انہیں اس نصب العین اور ضابطۂ اخلاق سے ہٹنے نہ دیں۔ انہیں انتخابی معرکے میں اُن پارٹیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھائیں جو اخلاق و دیانت کے سارے اُصولوں کو توڑ کر بازی جیتنے کی کوشش کرتی ہیں، اور پھر اس امر کی پوری نگرانی کرتی ہیں کہ انتہائی جنگ کی انتہائی گھما گھمی میں بھی آپ کے کارکن اخلاق کے کسی ضابطے اور دیانت کی کسی حد کو توڑنے نہ پائیں۔ اِن آزمائشوں میں جن لوگوں سے کسی لغزش کا صدور ہو، ان پر گرفت کیجیے، جو قابلِ اصلاح ہوں اُن کی اصلاح کی کوشش کیجیے اور دیکھیے کہ وہ بعد کی آزمائشوں میں کیسے ثابت ہوتے ہیں اور جن کی حالت ناقابلِ اصلاح پائی جائے، انہیں اُٹھا کر پھینک دیجیے۔" (تحریک اسلامی کا آئندہ لائحہ عمل۔ ص ۱۷۹ - ۱۸۰ - طبع دوم)

آئندہ ہر انتخاب کے موقع پر یہ بات نہ صرف کارکنانِ جماعت پر، بلکہ جماعت کی حمایت میں جو لوگ کام کریں ان پر بھی اچھی طرح واضح کر دی جائے کہ جماعتِ اسلامی انتخابات میں کوئی نشست جیتنے کی بہ نسبت زیادہ، اور بدرجہا زیادہ اہمیت اِس امر کو دیتی ہے کہ انتخابات کو بداخلاقیوں اور بے ضابطگیوں سے پاک کیا جائے۔ اور انتخابی جنگ میں اخلاقی حدود اور قانون و ضابطے کی پوری پوری پابندی کا نمونہ پیش

کیا جائے۔ کیونکہ سیاست کو صداقت اور دیانت پر قائم کرنا جماعت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے، اور اسی مقصد کو ہم کسی بڑے سے بڑے وقتی فائدے پر بھی قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس بنا پر مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کسی ایسے رُکنِ جماعت کو ہرگز معاف نہ کیا جائے جو کبھی انتخابی جدوجہد میں اخلاق اور ضابطے کی حدود سے تجاوز کرے۔ اور جماعت کے باہر کے جن لوگوں سے اس طرح کی حرکات کا صدور ہو، آئندہ کے لیے ان کا تعاون قبول کرنے سے انکار کر دیا جائے۔

(روداد مجلسِ شوریٰ۔ اپریل ۱۹۵۱ء۔ ص ۲۲-۲۳۔ اقتباس از لائحہ عمل صفحہ ۱۸۲-۱۸۳)

پھر اصلاحِ معاشرہ سے اگر آپ کی مراد معاشرے کو اسلامی نظامِ زندگی قائم کرنے کے لیے تیار کرنا ہے تو ووٹر کو صحیح انتخاب کے لیے تیار کرنا اس کے دائرۂ عمل سے خارج کیسے ہوسکتا ہے؟ اور یہ کام کیے بغیر کس طرح ممکن ہے کہ آپ کا معاشرہ کبھی فاسد قیادتوں کو ہٹا کر کوئی صالح قیادت برپا کرنے کے قابل ہوسکے۔

آپ کو اس کے لیے ووٹر کی اخلاقی قدریں بدلنی ہوں گی، اُسے اسلامی نظام سے روشناس کرانا ہوگا۔ اس میں اسلامی نظام کی طلب پیدا کرنی ہوگی، اس کو صالح اور غیر صالح کی تمیز دینی ہوگی۔ اس کو یہ احساس دلانا ہوگا کہ اس ملک کی بھلائی اور برائی کا ذمہ دار براہِ راست وہ خود ہے۔ اس میں اتنی اخلاقی طاقت اور سوجھ بوجھ پیدا کرنی ہوگی کہ ذہن کے عوض اپنا ووٹ نہ بیچے، نہ دھونس میں آکر اپنے ضمیر کے خلاف کسی کو ووٹ دے، نہ دھوکا دینے والوں کے دھوکے میں آئے، اور نہ دھاندلیوں سے بددل ہوکر گھر بیٹھ رہے۔

(تحریک اسلامی کا آئندہ لائحہ عمل۔ ص ۲۱۱۔ اشاعت دوم)

تبدیلی قیادت کے لیے آپ اگر واقعی کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ اس گندے کھیل میں پاکیزگی کے ساتھ آئیے، تمام بُرے ہتھکنڈوں کا مقابلہ صحیح طریق سے کیجیے۔ جعلی ووٹ کے مقابلے میں اصلی ووٹ لائیے۔ دھن سے ووٹ خریدنے والوں کے مقابلے میں اصول اور مقصد کی خاطر ووٹ دینے والے لاکر دکھائیے۔ دھوکے اور جھوٹ اور فریب سے کام لینے والوں کے مقابلے میں سچائی اور راستبازی کا مظاہرہ کیجیے۔ دھونس اور زبردستی سے ووٹ لینے والوں کے مقابلے میں ایسے ووٹر پیش کیجیے جو بے خوف ہو کر اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دیں۔ دھاندلیوں کے مقابلے میں ٹھیٹھ ایمانداری برت کر دکھائیے۔ ایک نہیں، دس دفعہ ناکامی ہو۔ آپ کوئی تبدیلی یہاں لا سکتے ہیں تو اسی طریقے سے لا سکتے ہیں۔

(تحریک اسلامی کا آئندہ لائحہ عمل صفحہ ۲۲۶ - ۲۲۷ - اشاعت دوم)

گورباچوف نے کہا

امام ترمذی کے افکار سے مسائل کا حل کیا جائے!

ایک خبر کی تلخیص

ماسکو۔ ۲۳ ستمبر (پ پ ا) صدر گورباچوف نے کہا کہ عظیم مسلم سکالر اور فلسفی "امام ترمذی" کے افکار سے آج کی پریشان دنیا کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ وہ ازبکستان کے دارالحکومت "تاشقند" میں ان مسلم رہنماؤں اور سکالرز سے ملاقات کے دوران اظہار خیال کر رہے تھے جو "امام ترمذیؒ" کی برسی کے موقع پر تاشقند میں منعقد ہونے والی "اسلامی کانفرنس" میں شرکت کے لیے وہاں جمع ہوئے تھے۔ اس دوران میں بر لیسٹرائیکا، مشرق وسطیٰ کے خلیجی حالات اور ان حالات میں اسلام کے اثرات و ممکنات پر غور کیا گیا۔ صدر گورباچوف اس بات کے قائل ہو گئے کہ کانفرنس کے شرکاء مسلم سکالرز اور قائدین مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں کے نزاعات کو حل کرانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ (نوائے وقت لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء ص ۸) ۔ رسالہ کے پریس جاتے جاتے۔